مولانا عبدالقیوم حقانی*

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق کا عظیم علمی کارنامہ

امام لاہوریؒ کے تفسیری افادات کی حفاظت

تالیف وترتیب اور اشاعت

حامداً ومصلیاً:

برصغیر میں جو افراد شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ اور امام احمد علی لاہوریؒ کے مشن بالخصوص ان کے قرآنی علوم ومعارف کے اسلوب کے ترجمان تھے ان میں آخری نشانی کے طور پر استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، مشن اور تفاسیر امام لاہوری کے پرچم کو تھامے ہوئے ہیں۔ عوارض وامراض کے ہجوم اور پیرانہ سالی کے باوجود ان کے علم، قلم، تحریر اورانفرادیت کی لَو سے بزمِ تفاسیر لاہوری، زندگی کی حرارت اور اُجالے کا احساس دلانے میں کامیاب ہے۔امام لاہوریؒ کی تعلیم وتربیت، درس وتدریسِ قرآن، علم وعمل اورفکر وفہم کے وہ آخری چراغ ہیں۔جن کی ذات میں امام لاہوری ؒ کے تمام تفسیری علوم ومعارف سمٹ آئے ہیں، تصنیف وتالیف، مکاتیبِ مشاہیر اور خطباتِ مشاہیر کے بعد امام لاہوریؒ کے تفاسیر کی ترتیب وتالیف اورعلمی کمالات نے ان کے ارد گرد اپنا حصار قائم کرلیا ہے۔

امام لاہوریؒ کے تفسیری افادات کی حفاظت واشاعت کے حوالے سے جس طرف بھی دیکھیے اب وہی ہیں ان کے سوا کوئی دوسرا نہیں وہ تمام تفسیری خدمات اور قرآنی علوم ومعارف کے فروغ کی مساعی جو کبھی لاہور میں موجود مولانا احمد علی لاہوریؒ کے امتیازات تھے اب وہ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ کی شخصیت کا حصہ ہیں۔ میں نے جن بڑوں کو دیکھا اور جن اکابر کی زیارت وملاقات کی سعادت سے بہرہ ور ہوا، ان میں حضرت مولانا سمیع الحق کا انداز، رنگ اور ان کی ادائیں دوسروں سے مختلف ہیں۔قومی وملی خدمات، اتحادِ امت کے مساعی، وحدتِ امت کی تگ ودو، ملکی سا لمیت کی حفاظت، عالمی دہشتگردی کا تعاقب، ملک کے ایک بڑے اور عظیم ادارے کا اہتمام، پینتیس (۳۵) سال سے پارلیمنٹ میں نفاذِ

---

* مہتمم جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ، وسابق مدیر ماہنامہ "الحق"

شریعت کی جنگ اور عمل و کردار کی ان تمام تر عظمتوں کے باوصف زندگی سادگیوں کی ایک ایسی مثال ہے جہاں تصنع، کروفر اور ظاہری ٹیپ ٹاپ کو دم مارنے کی جرأت ہی نہیں ہوتی۔

جب بھی ملنے جاتا ہوں اپنے تمام قلمی مسودات بالخصوص تفاسیر امام لاہوریؒ کے اب تک مرتب کردہ تینوں جلدوں کی کتابت شدہ تمام کاپیاں میز پر رکھ دیتے ہیں، ملتے ہیں تو اتنے والہانہ اور مشفقانہ انداز سے کہ سفر کی تھکان سے چور جسم، کثرتِ کار، ہجوم افکار اور مسائل کے انبار سے بوجھل روح، اطمینان، سکون اور راحت کی اس لذت سے آشنا ہو جاتی ہے جو کم ہی نصیب بنتی ہے تفسیری حوالے سے ان کی گفتگو میں مٹھاس اور ذائقہ ایسا جس کی کیفیت کو الفاظ کی کوئی بھی ترتیب ادا نہیں کر سکتی ادھر بولنے اور ساتھ ساتھ لکھنے کا ایک مخصوص انداز، ہونٹوں کو کاٹنے کی ادا، زبان کو ایک دائرے میں حرکت دیتے رہنا، آنکھوں کی چمک اور لہجے کی دھنک سے فرحت و احساس کے پھول مہکنے لگتے ہیں۔ عمر کی ۸۰ ویں منزل میں قدم رکھ چکے ہیں مگر ان کا حافظہ اسی طرح قوی، ان کی یادداشت جوان، ان کا علم مستحضر، ان کی معلومات مکمل، اور ان کے لہجے زبان اور تحریر کی کاٹ آج بھی تلوار کی کاٹ ہے اپنے وقت کے عالمِ اسلام کی ہر بڑی شخصیت کو انہوں نے دیکھا۔ ہر علمی، ادبی اور سیاسی انسان ان کے سامنے رہا، صاحبِ علم، صاحبِ قلم، صاحبِ حکومت اور صاحبِ زبان افراد کے وہ ہم نشین رہے یا قریب سے گذرے اس لئے فرقِ مراتب اور فرقِ کمال کو بخوبی جانتے اور پہچانتے ہیں۔

ان دنوں جبکہ وہ امام لاہوریؒ کی تفسیر کی تکمیل میں مگن رہتے ہیں جب بھی حاضری ہوتی ہے یا چند گھڑیاں ان کی صحبت میں بیٹھنے کو میسر ہو جاتی ہیں تو خود کو محبتوں اور شفقتوں کی دنیا میں معمور پاتا ہوں اور ایسے لگتا ہے کہ اللہ پاک نے امام لاہوریؒ کے تفسیری علوم و معارف ان کے سینۂ بے کینہ میں منتقل کر دیے ہیں اب خیر سے ان کا خامہ تفسیری افادات کی ترتیب و تالیف میں چوکڑیاں بھر رہا ہے اور یہ آج کی بات نہیں تقریباً ۶۵ سال سے ان کا قلم ادب و صحافت اور فکر و تحقیق کے میناروں کا وقار اور حسن ہے اور تفسیری حوالے سے تو ان کے قلم کی روانی کا یہ عالم ہے جب دوسرے تھک جائیں، نڈھال اور مضمحل ہو کر بیٹھ جائیں وہاں سے ان کی ابتداء اور سفر کی شروعات ہوتی ہیں۔ یکساں انداز، زبان پر قدرت، اسلوب و ادا میں انفرادیت، بیان میں رفعت و شوکت، وقار اور متانت، امام لاہوریؒ کی طرزِ گفتگو کو طرزِ تحریر کے سانچوں میں ڈھالنا، جیسے چاہیں تقریر کو تحریر میں ڈھال دیں اور وہی ادائیگی کا بہترین اسلوب قرار پائے۔

میرا یہ کہنا بجا اور درست ہے کہ امام لاہوریؒ کے تفسیرات پر ان کی نظر کا مقابلہ فی الوقت کوئی دوسری نظر نہیں کر سکتی میرے سامنے حضرت کی مرتبہ تینوں جلدیں ہیں۔ عنوانات، بغلی سرخیاں، ترتیب

وتالیف الغرض تالیفِ تفسیر کا حق انہوں نے خوب خوب ادا کردیا ہے۔ تفسیر لاہوری پر ان کا کام ایک ادارے کے کام سے آگے ہے۔ امام لاہوریؒ کے حوالے سے تمام تر مسودات، فضلاء کی تحریرات اور خود امام لاہوریؒ کے افادات کو انہوں نے کھنگال کر رکھ دیا ہے۔ تفسیری میدان میں بھی متعلقہ علوم پر بھرپور گرفت ان کا مزاج ہے اس باب میں بھی وہ کسی تساہل اور رعایت کے روادار نہیں۔ مناسب موزون اور مدلل طریقے سے گرفت کرتے ہیں، اطراف وجوانب سے بھی بے خبر نہیں رہتے۔

میرے سامنے اس وقت تفسیر امام لاہوریؒ کے مرتب کردہ تین جلدوں کے مسودات ہیں جو صاحبِ تفسیر کی طرح مرتب کی وسعتِ علمی، ژرف نگاہی اور تحقیق وعرق ریزی کے ہزاروں صفحات پر پھیلے ہوئے وہ نمونے ہیں جنہوں نے ان کو اس دور کے مفسرین امت کی پہلی صف میں کھڑا کردیا ہے۔ بلاشبہ آج وہ نہ صرف حقانی فضلاء بلکہ علماء دیوبند کے ایک باکمال فرد، ایک برگزیدہ شخصیت، علم وفضل کا عنوان اور کردار وعمل کی اعلیٰ مثال ہیں اور اس دور میں جب ایک کے بعد ایک چراغ بجھ رہا ہے ان کا وجود اللہ تعالیٰ کی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں۔

۳ ستمبر ۱۹۳۶ء میں گلستانِ حیات ان کے وجود کی خوشبو سے مہکا، اس خوشبو کی علمی، قلمی، ادبی اور تفسیری حکمرانی کا دور جاری ہے۔ بارگاہِ خداوندی میں دعا ہے کہ پوری صحت مندی کے ساتھ ان کے تفسیری علم وفضل اور قرآنی فکر ونظر کی قندیلیں بھی روشن رہیں اور تفسیر امام لاہوریؒ کا خاص مشن بحسن وخوبی تکمیل پذیر ہو۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین

مولانا عبدالقیوم حقانی ۲۵ فروری ۲۰۱۷ء

(اطلاع عام)

تذکرہ سوانح شیخ المشائخ حضرت مولانا سید محمود (صندل باباجیؒ)

تمام علماء کرام اور طلباء کرام وعظام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پیرومرشد شیخ المشائخ حضرت مولانا سید محمود صندلی صاحب المعروف صندل باباجیؒ کے سوانح عمری اور حالات زندگی لکھی جارہی ہے، آپ حضرات سے التماس ہے کہ جس ساتھی کے پاس حضرت کے مواعظ، بیانات اور وظائف یا کسی بھی قسم کی معلومات ہوں تو براہ مہربانی درج ذیل پتہ پرارسال فرمائیں:

حضرت مولانا فضل ودود حقانی صاحب مدظلہ مجاز ابن حضرت باباجی صاحبؒ

دارالعلوم محمودیہ دیر بالا ڈاکخانہ واڑی بازار، مقام نہاگ درہ صندل محلہ نرے کس

برائے رابطہ - 0311-0888198 - 0306-5902150..........مولانا مفتی ابوحماد شاکر اللہ حقانی 0302 8817549